گزشتہ سال کل 6 لاکھ 33 ہزار 600 فوجداری مقدمات درج ہوئے، 3 لاکھ 83 ہزار 55 پنجاب، 72 ہزار 630 سندھ، ایک لاکھ 52 ہزار 401 کے پی کے اور 2354 کیس بلوچستان میں درج ہوئے

سزائے موت کی بحالی سے سنگین جرائم میں 28.5 فیصد کمی

2015 میں قتل کے 9486 کیس تھے، 2014 میں یہ تعداد 13270 تھی، اقدام قتل کے کیسز میں 21.8 فیصد، اجتماعی زیادتی 17.3 فیصد جبکہ اغوا برائے تاوان کے واقعات میں 43.6 فیصد کمی ہوئی

اسلام آباد (انصار عباسی) سال 2015ء میں سزائے موت پر 8 سال پرانی پابندی کے ختم ہوتے ہی گزشتہ 10 سال کے قبل مقابلے میں سنگین جرائم بالخصوص قتل، اقدام قتل، اغوا برائے تاوان وغیرہ کی وارداتوں میں کمی کا رجحان دیکھنے کو ملا۔ 16 دسمبر 2014ء کو پشاور میں آرمی پبلک اسکول پر حملے کے بعد، حکومت نے سزائے موت پر پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ نتیجتاً 2015ء کے دوران قتل کے مقدمات میں 2014ء کے مقابلے میں 5.28 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کے علاوہ، قتل، اقدام قتل اور اغوا برائے تاوان کے واقعات میں 2015ء کے دوران گزشتہ ایک دہائی کے مقابلے میں نمایاں کمی آئی ہے۔ سنگین جرائم میں کمی کا سہرا تمام صوبائی اور وفاقی حکومتوں اور آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کی حکومت کو جاتا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ 2015ء میں پاکستان میں قتل کے 9486 کیس تھے جبکہ 2014ء میں یہ تعداد 13270، 2013 میں 13937، 2012 میں 13846، 2011 میں 13860، 2010 میں 13190، 2009 میں 12491، 2008 میں 12059، 2007 میں 10556، 2006 میں 10048، 2005 میں 9784 اور 2004 میں 9614 کیس تھے۔ گزشتہ دو سال یعنی 2014 اور 2015 کا جائزہ لیں تو قتل جیسے سنگین جرائم میں نمایاں کمی (یعنی 5.28 فیصد) واقع ہوئی ہے۔ اقدام قتل کے کیسز میں 8.21 فیصد، زخمی کرنے کے واقعات میں 1.13 فیصد، بلوے کے واقعات میں 9.11 فیصد، سرکاری ملازم پر حملوں کے واقعات میں 9.13 فیصد، اجتماعی زیادتی کے واقعات میں 3.17 فیصد اور اغوا برائے تاوان کے واقعات میں 6.43 فیصد کمی ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر انفرادی جرائم کی شرح میں 3.14 فیصد جبکہ جائیداد کے متعلق جرائم میں 6.13 فیصد کمی ہوئی۔ تاہم، 2015 کے دوران مقامی اور خصوصی قوانین کے تحت جرائم کے اندراج میں 6.10 فیصد اضافہ ہوا۔ 2015 میں مختلف فوجداری مقدمات کے تحت مجموعی طور پر 6 لاکھ 33 ہزار 600 کیس درج ہوئے۔ ان میں سے 3 لاکھ 83 ہزار 55 پنجاب میں، 72 ہزار 630 سندھ، ایک لاکھ 52 ہزار 401 کے پی کے، 8911 بلوچستان، 7782 اسلام آباد، 1491 گلگت بلتستان، 5764 آزاد جموں و کشمیر اور 1566 کیس ریلویز پولیس نے درج کیے۔ انفرادی جرائم کے تحت پنجاب میں 44010، سندھ میں 16471، کے پی کے میں 10212، بلوچستان میں 2354، اسلام آباد میں 1042، ریلویز پولیس کے 31، گلگت بلتستان میں 421 کیس درج ہوئے۔ جائیداد کے متعلق جرائم کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 77471، سندھ میں 13795، کے پی کے میں 3531، بلوچستان میں 1591، اسلام آباد میں 1812، ریلویز پولیس 271، گلگت بلتستان 208 جبکہ آزاد جموں و کشمیر میں 519 مقدمات درج ہوئے۔ اعداد و شمار کے مطابق جائیداد کے متعلق جرائم کے مقابلے میں انفرادی جرائم کی تعداد زیادہ ہے۔ اسلام آباد اور ریلویز پولیس کی جانب سے درج کیے گئے مقدمات میں جائیداد کے مقدمات زیادہ ہیں۔ 2014 کے مقابلے میں 2015 میں قتل کے واقعات 3790، اقدام قتل کے 3163، بلوہ 446، سرکاری ملازمین پر حملے کے 1143 واقعات کم ہوئے، زنا کے 75 واقعات (3.2 فیصد) کا اضافہ ہوا، اجتماعی زیادتی کے 57 واقعات، اغوا کے 768 واقعات جبکہ اغوا برائے تاوان کے 179 واقعات کم ہوئے۔ 2015 میں 2014 کے مقابلے میں ملک بھر میں جائیداد کے متعلق جرائم کے 15565 واقعات ہوئے۔ ڈکیتی کے 80 واقعات کم ہوئے، لوٹ مار 278، نقب زنی 1414، مویشیوں کی چوری 957، دیگر نوعیت کی چوری کے 2888، گاڑیوں کی چوری اور چھیننے کے واقعات میں 6167 واقعات کم ہوئے۔ سب سے زیادہ تشویش ناک واقعات ٹریفک کے متعلق ہیں۔ 2015ء میں 2014ء کے مقابلے میں ٹریفک حادثوں کے 1153 واقعات کا اضافہ ہوا۔ جان لیوا حادثات کے 552 واقعات کم ہوئے جبکہ ایسے حادثات جو جان لیوا نہیں ہیں ان کے 601 واقعات کم ہوئے۔ مقامی اور خصوصی قوانین کے مقدمات کی تعداد میں 24817 (6.10 فیصد) کا اضافہ ہوا۔